© rasailojaraid.com



# موضوع کے انتخاب سے تھیسس کی تدوین تک

## (بنیادی اصول وطریقہ کار)

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ☆

آج کی دنیا بیش بہا علوم کی دنیا ہے لحہ بہ لحہ نئی دریافتیں، نئے حقائق اور نئے انکشافات منظر عام پر آرہے ہیں، علمی دنیا میں یہ ترقی اس بنا پر ہوئی ہے کہ انسانی ذہن مسلسل کوشش وکاوش تلاش وجستجو میں مصروف ہے انسان کے جزبہ تحقیق نے سچائی کا سراغ لگاتے ہوئے حقیقتوں کی تصدیق کی ہے مختلف علوم وفنون میں ربط اور افہام وتفہیم بھی پیدا کیا ہے۔

تحقیق ایک جامع ومسلسل عمل ہے اس میں کوئی نتیجہ حرف آخر نہیں ہے، افکار و نظریات کی نشو وارتقاء اس کے مرہون منت ہیں۔ تحقیق نئے اسرار ورموز کی طرف متوجہ کرتی ہے غلطیوں اور خامیوں کو دور کر کے مسائل کی گتھی سلجھاتی ہے۔

تحقیق وریسرچ کا آغاز دوصورتوں میں ہوتا ہے، پہلی یہ کہ انسان کو کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ذہن تحقیق کی طرف مائل ہوتا ہے اور کسی نتیجہ پر پہنچ کر اس کا حل نکال لیتا ہے دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ کے ریسرچ اسکالر از خود کسی موضوع کو منتخب کر کے اس پر کام کرتے ہیں۔

ہمارے ہاں ریسرچ کرنے والے طلبہ کو بہت سی مشکلات کا سامانا کرنا پڑتا ہے موضوع کا انتخاب کیسے کیا جائے؟ سینپس (Synopsis) اور کتابیات کیسے تیار کی جائے مواد کی تدوین وتہذیب کیسے ہو؟ حواشی کے اسلوب کیا ہوں؟ میں تیرہ سال خالد اسحاق ایڈوکیٹ

---

☆ ایم فل/ پی ایچ ڈی سپروائزر ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان، وفاقی اردو یونیورسٹی، جامعہ کراچی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لائبریری کا انچارج رہا اس دوران تقریباً ۳۳ ایم اے، ایم فل/ پی ایچ ڈی مقالات میرے تعاون سے لکھے گئے (مقالہ نگاروں نے مقدمہ میں میرا ذکر بھی کیا ہے) اب الحمدللہ سندھ سے دو افراد کو ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اسلامیات کے لئے سپروائزر رجسٹرڈ کیا ہے، جس میں سے ایک میرا نام ہے اس کے علاوہ وفاقی اردو یونیورسٹی، جامع کراچی میں سپروائزر ہوں ان طویل تجربات کے دور میں طلبہ یہی سوالات مختلف انداز میں کرتے رہے ہیں انہی ضرورتوں کے پیش نظر میں نے آج سے پانچ سال قبل ایک مضمون بعنوان ''تھیس کی ترتیب وتدوین کے رہنما اصول تحریر کیا تھا جو کہ مجلہ معارف اسلامیہ ج ۲، ش ا۔۲، ۲۰۰۰ء کراچی یونیورسٹی سے شائع ہوا لیکن رسالہ کے مدیر کی نااہلی کے سب (قطع وبرید کے بعد) اس کی افادیت ختم ہو گئی تھی پھر بھی ریسرچ اسکالر نے اسے بہت پسند کیا اس کے بعد ڈاکٹر احمد شلبی کی کتاب ''کیف تکتب بحثا'' کا ترجمہ کیا ہے جو کہ زیر طبع ہے اور یہ تیسری کاوش آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے''۔

## موضوع کے انتخاب سے پہلے:

ریسرچ اسکالر کو موضوع کے انتخاب سے پہلے خود اپنا جائزہ لینا چاہئے کیا وہ تحقیق اور حصول مواد کے لئے وقت نکال سکتا ہے؟ اور مواد کہاں سے؟ کیسے حاصل کرے گا؟ اور کیا ان اخراجات کا متحمل ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو اپنے ذہنی رجحانات کا جائزہ لے کہ کس موضوع پر مطالعہ کے لئے طبیعت زیادہ آمادہ ہوتی ہے؟ اب تک جو کتب خریدنے کا اتفاق ہوا ہے اس میں غالب مواد کس پہلو پر ہے؟ جو کچھ لکھا ہے اس کا تعلق علوم اسلامیہ کی کس صنف سے ہے؟ تفسیر ہے، اصول تفسیر ہے، فقہ ہے اصول فقہ ہے حدیث ہے اصول حدیث ہے سیرت ہے اصول سیرت ہے، خواتین کے حوالہ سے ہے یا عقائد کے حوالہ سے تاریخ سے ہے یا سائنس سے وغیرہ جس موضوع کی جانب ذہنی رجحان واضح ہو جائے اسی کے حوالہ سے اہل علم سے تبادلہ خیال کرے اور اس موضوع کی کم از کم کسی ایک کتاب کا مکمل مطالعہ کرے تاکہ موضوع کی وسعت وامتیازی پہلو نمایاں ہو جائیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



## موضوع اور عنوان کا انتخاب:

تحقیقی مقالات میں موضوع پھر عنوان کا انتخاب بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے لہٰذا اس انتخاب میں ریسرچ اسکالر کو خوب غور وخوض کرنا چاہیئے اور سپروائزر کو پوری مدد کرنی چاہیئے جتنا بہتر مطالعہ ہوگا اتنا ہی بہتر انتخاب ہوگا جنرل نالج جتنی بہتر ہوگی سینپسس (Synopsis) اتنا ہی جامع و مانع ہوگا۔

عنوان ایسا ہونا چاہیئے جو مقالہ کے تمام ابواب وفصول کا احاطہ کرتا ہو، اور جامع و مانع ہو اس پہلو پر اس سے قبل کسی یونیورسٹی میں کام نہ ہوا ہو جس پہلو پر کام کا ارادہ ہے اس پر مواد موجود ہو، جس پہلو پر تحقیق کا ارادہ ہے وہ پہلو قابل تحقیق ہونا چاہیئے جس زبان میں مواد موجود ہے اس زبان پر دسترس ہونی چاہیئے اگر کوئی شخص جدید بینکنگ کے کسی پہلو پر کام کرنا چاہتا ہے تو اسے انگریزی زبان سے واقف ہونا چاہیئے، اگر کوئی قرآن یا حدیث کے تراجم کا جائزہ لینا چاہتا ہے تو اسے اردو اور عربی گرامر ولغت سے مکمل واقفیت ہونی چاہیئے۔

## سینپسس (Synopsis) کی تیاری:

کسی بھی پہلو پر کام کا آغاز کرنے سے قبل ایک ریسرچ پلان تیار کیا جاتا ہے جسے خاکہ (Synopsis) کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں ایک ساتھ نظر ڈالنا اس کے معنی تلخیص بھی ہیں لیکن لفظ سینپسس (Synopsis) کا جملہ فہرست ابواب وفصول کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے ورنہ مغربی ممالک میں اس کے لئے آؤٹ لائن (Out Line) اور ایک صفحہ پر پیش کردہ خلاصہ کے لئے تلخیص (Abstract) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

عربی زبان میں دونوں کے لئے جامع لفظ "خطة البحث" استعمال کیا جاتا ہے اردو زبان میں خاکہ بھی جامع لفظ ہے جس کے معنی ہیں مختلف تصورات کی تقسیم وترتیب۔

ریسرچ اسکالر کو چاہیئے پہلے عنوان کی وسعت کو پانچ تا آٹھ ابواب میں تقسیم کرے پھر ہر باب کو دو تا پانچ فصل میں تقسیم کرے اور اگر ضرورت ہو تو ہر فصل کو مختلف مباحث میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کمپوزنگ کے وقت باب کو ۲۴ پوائنٹ اور فصل کو ۱۶ یا ۱۸ پوائنٹ میں کمپوز کرائیں۔

جس عنوان پر کام کرنا چاہتے ہیں اس کی اہمیت کام کی غرض وغایت اور طریقہ کار کو Ax4 کے سائز کے ایک صفحہ پر مختصر جامع و مانع انداز میں اس طرح بیان کریں کہ مطالعہ کرنے والے ممبران (BASR) بخوبی کام کی اہمیت جدت وندرت کو سمجھ لیں۔

سینپسس کے آخر میں جس پہلو پر کام کیا جارہا ہے اس میں ممکنہ طور سے استعمال ہونے والی کتب کی فہرست منسلک کردی جائے فہرست کتب مختلف انداز میں ترتیب دی جاتی ہے لیکن اصولی طور سے کتاب کے مکمل کوائف کا اندراج ہونا چاہئے جس میں مصنف کا نام کتاب کا نام جس شہر یا ملک سے شائع ہوئی ہے اس کا نام پبلشرز کا نام اور سنہ اشاعت وغیرہ شامل ہیں کتابیات ابجدی ترتیب (ڈکشنری کے اصول) پر تیار کرنی چاہئے۔

## داخلہ کا طریقہ:

ایم فل/ پی ایچ ڈی کے سینپسس کی تیاری کے بعد سپروائزر سے ہر صفحہ پر تصدیق کروائی جائے گی اور خود ریسرچ اسکالر بھی ہر صفحہ پر اپنے دستخط کرے گا پھر جس یونیورسٹی میں داخلہ لینا ہے وہاں سے فارم وصول کرے اس کی شرائط کا مطالعہ کریں فارم پر کوائف بھرنے کے بعد خود دستخط کریں سپروائزر سے دستخط کرائیں اس کے بعد یونیورسٹی کے چیئرمین سے دستخط کرائیں۔ یونیورسٹی میں رجسٹریشن فیس جمع کرا کے رسید اپنے پاس محفوظ رکھیں اور فارم پر سینپسس کے جتنے سیٹ مع تعلیمی ڈگریوں کے مانگے گئے ہوں اتنے عدد فائل میں ترتیب سے کر کے جمع کرادیں اور رسیونگ محفوظ رکھیں۔

یونیورسٹی کی داخلہ کمیٹی (BASR) آپ کے سینپسس کا جائزہ لے کر داخلہ دے دے گی اور داخلہ کا لیٹر جاری کرے گی جامعہ کراچی میں یہ پروسیجر چھ ماہ کا ہے دیگر یونیورسٹیز میں ایک سے دو ماہ لگتے ہیں، لیٹر وصول کر کے داخلہ فیس جمع کرائی جائے گی اور انرولمنٹ کارڈ بنوایا جائے گا، یونیورسٹی میں جمع کیے جانے والے تمام کاغذات کی فائل ریسرچ اسکالر اور سپروائزر دونوں کے پاس ہونی چاہئے اس عمل کے بعد طالب کا یونیورسٹی سے تعلق ختم ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



جاتا ہے صرف سپروائزر سے تعلق رہتا ہے۔

## ریسرچ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا آغاز کیسے کیا جائے؟

''ریسرچ'' کے لئے عربی میں ''بحث'' اردو میں ''تحقیق'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے بحث کہتے ہیں تفتیش اور غور وفکر (۱) ایسی کوشش جو کسی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کی جائے (۲) گویا بحث نام ہے منظم انداز میں کسی خاص موضوع پر تلاش وجستجو کے ذریعہ ایسی معلومات حاصل کرنے کا جو انسانیت کے لئے مفید ہو (۳) ''تحقیق'' بھی بنیادی طور سے عربی کا لفظ ہے باب تفعیل سے اس کے معنی میں کھوٹے کھرے سے چھان بین کے ذریعہ کسی بات کی تصدیق کرنا (۴) اور اسی مفہوم کے ساتھ اردو میں مستعمل ہے۔ ''ریسرچ'' ایک انگریزی لفظ ہے اور تحقیق کے مفہوم کو مکمل طور سے ادا کرتا ہے۔ (۵) اس کے ایک معنی ہیں توجہ سے تلاش کرنا دوسرے معنی ہیں دوبارہ تلاش کرنا رابرٹ راس (Robert Ross) کے مطابق یہ فرنچ لفظ (Recher Cher) سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں پیچھے جا کر تلاش کرنا۔ (۶) (To Search Back) انگریزی لفظ (Search) کا ماخذ ہے فرنچ لفظ (Chercher) اور یہ نکلا ہے لاطینی لفظ (Circare) سے جس کے معنی ہیں گھومنا گویا ریسرچ کے معنی ہوئے گھوم پھر کر تلاش کرنا۔ (۷)

ڈاکٹر نجم الاسلام گڈ اور اسکیٹس (Good and Scaters) کے حوالہ سے لکھتے ہیں تحقیق شامل ہے مسئلہ کے تعین میں قابل لحاظ حد تک احتیاط کو اور مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے بہترین طریقوں کے طے کرنے کو اور اس میں ہمیشہ ندرت یا نئے پن کا ایک عنصر ہوتا ہے (۸) یہ تعریف محفوظ عزام کی وضاحت کے بعد مکمل ہو جاتی ہے کہ تھیسس کا بنیادی ہدف کسی نئے پہلو کو اجاگر کرنا یا کسی قدیم موضوع کو جدید اسلوب تحقیق اور ادلہ کے ذریعہ زندہ کرنا یا کسی قدیم نظریہ کو جدید اسلوب میں بیان کرنا ہے۔ (۹)

تحقیقی عمل میں ریسرچ اسکالر کو چھے باتوں سے واسطہ پڑتا ہے، ۱۔ موضوع کا انتخاب، ۲۔ تحقیقی خاکہ (Synopsis)، ۳۔ ماخذات کی تلاش، ۴۔ موضوع سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



متعلق مواد کا انتخاب، ۵۔تنقید و تجزیہ، ۶۔مقالہ نگاری۔(۱۰)

موضوع کے انتخاب اور تحقیقی خاکہ پر مقالہ کے آغاز میں کچھ اصول آپ نے ملاحظہ کئے تیسرا نکتہ مأخذ کی تلاش ہے مأخذ کہتے ہیں جن کتابوں یا چیزوں سے مواد حاصل ہوتا ہو، مثلاً آپ کا ریسرچ پلان اگر فقہ سے تعلق رکھتا ہے تو آپ کو فقہ پر لکھی گئی تمام بنیادی کتابوں سے استفادہ کرنا ہوگا ابتداء کم ازکم کسی ایک منتخب کتاب کا مکمل مطالعہ کریں تاکہ عنوان سے متعلق ذہن پر تمام پہلو روشن ہو جائیں پھر اس مخصوص پہلو پر دیگر کتب فقہ سے مواد جمع کرتے جائیے۔

## مواد جمع کرنے کا طریقہ:

تھیسس میں اگر پانچ ابواب ہیں تو ہر باب بلکہ اگر ضرورت محسوس کریں تو ہر فصل کے لئے الگ الگ فائلیں بنالیں فائل پر متعلقہ باب وفصل کا عنوان لکھ لیں۔

ایک فائل مقدمہ ایک فائل کتابیات ایک فائل متفرقات کے لئے مختص کرلیں، ایک یادداشت کا رجسٹر اور سینپس کی کاپی ہمیشہ ہمراہ رکھیں جب کسی لائبریری میں جائیں یا کسی مذاکرہ میں شریک ہوں یا کسی چیز کا مطالعہ کریں تو جو چیز تھیسس کے کام کی ملے اسے نوٹ کرلیں زیادہ بہتر ہے فوٹو کرالیں اور متعلقہ فائل میں جمع کرتے جائیں چھ ماہ تا ایک سال مسلسل مطالعہ کے بعد ریسرچ اسکالر لکھنے کے قابل ہو جاتا ہے اور اس دوران اکثر مواد جمع ہو جاتا ہے۔ جس باب کے بارے میں اندازہ ہو کہ اس پر متعلقہ مواد ممکنہ حد تک جمع ہو چکا ہے پہلے اسے مرتب کریں پھر دیگر ابواب مرتب کریں ترتیب لازمی نہیں مقدمہ سب سے آخر میں مرتب کیا جائے گا۔

## مواد کا انتخاب اور تحقیق و تجزیہ:

تھیسس کے لئے مواد جمع کرتے ہوئے مأخذ کی حیثیت کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ مناسب مصادر سے استفادہ کیا جائے ثانوی ماخذ سے یا بغیر حوالہ کے لکھی گئی کتب سے استفادہ کرنے سے بچنا چاہئے جس قدر کم سے کم اقتباس لئے جائیں مناسب ہوگا صفحات کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفحات کسی جگہ سے اخذ کرنا یہ ریسرچ نہیں جمع وترتیب ہے مقالہ کی ترتیب میں اس عمل سے خصوصاً بچنا چاہیے۔

کسی موقف کا تجزیہ کرنے سے پہلے جانبین کے دلائل منصفانہ انداز میں پیش کرنا چاہیے پھر جانبین کے دلائل کا تجزیہ کر کے اپنی منصفانہ رائے مدلل انداز میں پیش کرنا چاہیے۔

مقالہ طویل پیراگرافوں مبہم مباحث غیرادبی انداز سے منزہ ہونا چاہیے موقف کو سادہ دلنشیں اور مختصر انداز میں پیش کیا جاتا ہے مقالہ میں علمی اسلوب اختیار کیا جائے تذلیل یا تعصب کا اسلوب وانداز نہیں اختیار کرنا چاہیے، ریسرچ اسکالر کو امانت ودیانت کا دامن ہر حال میں پکڑے رہنا چاہیے۔

## تھیسس کی ترتیب وتدوین کے اصول:

میں اب مختصراً صرف آخری پہلو مقالہ نگاری سے بحث کروں گا اس لئے کہ ریسرچ اسکالر کو زیادہ ضرورت اسی کی ہے۔

## تھیسس کا ٹائٹل صفحہ (Title Page):

بات کا آغاز میں تھیسس کے ٹائٹل سے کروں گا کہ وہ کیسا ہونا چاہیے اس حوالہ سے میرے استاذ ڈاکٹر احمد شلبی کی رائے یہ ہے کہ اس پر تھیسس کا عنوان ہونا چاہیے پھر ریسرچ اسکالر کا نام اس کے بعد یہ وضاحت ہونی چاہیے کہ یہ کس ڈگری (ایم اے/ ایم فل یا پی ایچ ڈی) کے لئے لکھا گیا ہے اس کے بعد ڈپارٹ پھر ادارہ یا یونیورسٹی کا نام ہونا چاہیے آخر میں تھیسس جمع کرانے کا سال درج ہونا چاہیے۔ لیکن میرا خیال ہے اس پر چند چیزوں کا مزید اضافہ ہونا چاہیے مثلاً تھیسس کے عنوان کے اوپر یا اس سے نیچے ادارہ یا یونیورسٹی کا مونو گرام ہونا چاہیے، ریسرچ اسکالر کے نام کے بعد سپروائزر کا نام ہونا چاہیے (خواہ ایک ہوں یا دو ہوں)۔ (II) یونیورسٹی کے نام کے ساتھ اس صوبہ اور ملک کا نام بھی ہونا چاہیے اور یہ معلومات تھیسس کے (بائیں سائڈ) انگریزی میں اور دائیں سائڈ اس زبان میں ہوں جس میں تھیسس لکھا گیا ہے تاکہ پہلی نگاہ میں دیکھنے والا جملہ بنیادی معلومات حاصل کرلے۔ طلباء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


کی سہولت کی خاطر ایک مثال پیش خدمت ہے۔

# The Quranic Contributions of Ulama-e-Deoband

**From 1866 To 1988**

مونوگرام

**Ph.D. Thesis**

**Research Scholler**
**Salah Uddin Sani**

**Under The Guidanice of**
**Prof: Dr. Ahmed Iqbal**

Department of Islamic Culture
and Comparative Religions

University Of Sindh
Jamshoro Pakistan
1994

ٹائٹل صفحہ کے بعد والا صفحہ خالی چھوڑ کر اندر دوبارہ یہی ٹائٹل دے سکتے ہیں۔(۱۲) اس کے بعد تھیسس کی فہرست مضامین لگائی جائے پھر مقدمہ کو رکھیں کبھی ایسا کیا جاتا ہے کہ مقدمہ سے پہلے ایک صفحہ پر انتساب یا اظہار تشکر لگا دیا جاتا ہے لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ مقدمہ میں ان امور کو شامل کرلیا جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


## فہرست مضامین:

فہرست مضامین میں یہ ملحوظ ہے کہ فہرست اہم عنوانات کی جامع و مانع ہونی چاہئے زیادہ تفصیلی جزئیات کا احاطہ کرنے والی نہ بنائی جائے اس کے بعد مقالہ میں جو جداول، نقشے شامل کیے گئے ہوں ان کی فہرست دی جائے۔ (۱۳)

فہرست مضامین میں باب یا فصل کے بالمقابل جملہ صفحات کی تعداد دے دی جائے مثلاً:

پہلا باب اکابر علماء دیوبند کی قرآنی خدمات ۲۵۔۹۵

اس کے بعد عنوانات پر صرف متعلقہ صفحہ کا نمبر دیں جب دوسرا باب آئے تو پھر یہی ترتیب دہرائیں۔

## مقدمہ:

تھیسس کا مقدمہ ''سخن گفتنی'' یا ''پیش لفظ'' کے عنوان کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ (۱۴) اس مقدمہ میں چند باتوں کا احاطہ کیا جاتا ہے پہلی یہ کہ موضوع کی اہمیت اور غرض و غایت یعنی ریسرچ اسکالر اس موضوع پر کیوں کام کرنا چاہتا ہے؟ اس کام کے کیا فوائد واہداف ہیں؟ دوسرے یہ کہ جو کام اس موضوع پر پہلے ہو چکا ہے اس کا تعارف اور اپنے کام سے تقابلی مطالعہ اگر کسی مخطوطہ کو ایڈٹ کرنے کا کام ہے تو دیگر مخطوطات جہاں جہاں ہیں ان سب کا تعارف جو مخطوطہ پیش نظر ہے اس کی خوبیاں بیان کی جائیں گی تیسرے یہ کہ تھیسس کا خلاصہ (Abstract) ابواب کی ترتیب کے لحاظ سے بیان کیا جائے گا جو کہ دو صفحات سے زیادہ نہ پھیلے یہ ملحوظ رہے کہ مقدمہ کی زبان و بیان دونوں معیاری ہوں۔ (۱۵) پانچویں یہ کہ مقدمہ کے آخر میں اساتذہ، معاونین، لائبریرین کا اگر کم ہوں تو نام بنام زیادہ ہوں تو بغیر نام لئے بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ چھٹے یہ کہ بعض مقالہ نگار اپنے تھیسس میں مختلف علامات واشارات بھی استعمال کرتے ہیں جو کہ مختلف مخطوطات کے نسخوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اپنے طور سے متعین کر لیتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


انہیں چاہئے اظہار تشکر سے پہلے ان اشارات و تخففات کی وضاحت بھی کر دیں۔ (۱۶)
ساتویں اور آخری بات یہ ہے کہ مقدمہ کی ایک حیثیت یہ ہے کہ وہ تھیسس کا حصہ نہیں ہے اس لئے کہ اس سے موضوع کا آغاز ہی نہیں ہوتا ہے، یہی وجہ ہے اس کے لئے مسلسل گنتی کے بجائے ابجدی حروف یا رومن ہندسے استعمال کئے جاتے ہیں اردو حروف تہجی عربی اور فارسی سے لے گئے ہیں ان کی تعداد بتیس ہے۔ (۱۷) لیکن میرا خیال ہے ان کے لئے ابجدی حروف کا استعمال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ چار حروف اردو میں فارسی سے زائد ہو جاتے ہیں اسی طرح رومن ہندسوں کا استعمال بہت کم ہے لہٰذا قاری کی سہولت کے لئے یا تو مسلسل صفحات نمبر دئے جائیں یا پھر مقدمہ پر الگ نمبر دے کر دوبارہ پہلے باب سے نمبر کا آغاز کیا جائے۔ (۱۸)

## تھیسس کی خصوصیات:

مقالہ کسی بھی ڈگری کے حصول کے لئے ہو اس میں چند خصوصیات کو لازماً ملحوظ رکھنا چاہئے۔

**پہلی خصوصیت:** یہ ہونی چاہئے کہ پورا مقالہ مربوط ہو یعنی عنوان کا ابواب کے ساتھ ابواب کا باہم ایک دوسرے کے ساتھ اور باب کا ماتحت فصول و مباحث کے ساتھ ربط ہونا چاہئے ربط کے ساتھ ارتقائی اسلوب اختیار کرنا چاہئے۔ (۱۹) ڈاکٹر احمد شلبی کی رائے ہے کہ ہر باب کے آخر میں اس باب کا مختصر خلاصہ بھی بیان کر دینا چاہئے۔ (۲۰) باب کا عنوان ایسا ہونا چاہئے جو ماتحت فصول کی نمائندگی کا حق ادا کرتا ہو۔

**دوسری خصوصیت:** یہ ہونی چاہئے کہ صنائع، بدائع، پر تکلف عبارات اور مقفّی و مسجّع عبارات سے پاک ہو یعنی بالقصد اس پہلو کو غالب نہیں کرنا چاہئے بلکہ محقق اور ریسرچ اسکالر کو اپنی جودت طبع، مضمون پر گرفت کے ذریعہ تحریر میں لطف و چاشنی پیدا کرنی چاہئے اس لئے کہ تحقیقی مقالہ میں مواد کی تلاش و تحقیق اور اس سے ممکنہ نتائج کا اخذ و اکتساب مقصود ہوتا ہے۔ (۲۱) جس زبان میں تھیسس لکھا جا رہا ہو اس زبان کے قواعد املاء و لغت کا پورا لحاظ رکھنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



چاہئے ورنہ یہ تحمیس کا نقص شمار ہوگا۔ (۲۲) اسی طرح زبان و بیان مروجہ و عہد حاضر کی ہو قدیم زبان یا تکے بے تکے انگریزی و عربی کے جملوں کی بھرتی سے پرہیز کرنا چاہئے البتہ جہاں مخصوص اصطلاحات (Technicalterms) کی ضرورت ہو انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۲۳)

**تیسری خصوصیت:** تحمیس میں مختصر جملہ و پیراگراف بڑے جملہ سے بہتر ہے۔ (۲۴) ہمارے ہاں رواج ہے مقالہ میں لمبے لمبے پیراگراف بلکہ صفحات کے صفحات شامل کر لئے جاتے ہیں اصولاً یہ غلط ہے اور تحمیس کے معیار کے لئے نقص ہے۔

تحمیس میں عربی، انگریزی، فارسی زبانوں کے پیراگراف کا ترجمہ دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۲۵) لیکن سہولت کی خاطر ترجمہ بھی دے دیا جاتا ہے تاکہ قاری تقابلی مطالعہ کے ذریعہ فیصلہ کرلے کہ مفہوم اخذ کرتے ہوئے اسکالر سے کوئی غلطی تو نہیں ہوئی ہے۔ پیراگراف نقل کرتے ہوئے دونوں سائڈ سے مختصر جگہ چھوڑ دینی چاہئے تاکہ عام متن سے نمایاں ہو جائے، یہ بات ذہن میں رہے کہ پیراگراف پیش کرنے سے صرف دو مقاصد ہونے چاہئیں، ایک اپنے موقوف کی تائید یا پھر کسی مصنف کے نقطہ نظر کا تجزیہ کر کے اس کی تردید کرنا۔ (۲۶)

پیراگراف پیش کرنے سے پہلے مصنف کا نام مع لقب یا عہدہ بیان کرنا چاہئے تاکہ قاری کو معلوم ہو جائے یہ شخصیت کس درجہ کی ہے۔ (۲۷)

**چوتھی خصوصیت:** یہ ہے کہ مقالہ کا آغاز براہ راست موضوع سے کیا جائے طویل تمہید، غیر متعلقہ مواد سے پرہیز کیا جائے کامیاب محقق اور معیاری مقالہ وہی ہے جس کا حجم کم ہو مقدار کے مقابلہ میں معیار کو پیش نظر رکھا جائے صفحات کی تعداد ۴۰۰ تا ۷۰۰ مناسب ہے۔

**پانچویں خصوصیت:** یہ ہے کہ اپنے موقف کے نکات کو بیان کرتے ہوئے دلیل سے کام لیا گیا ہو یہ دلیل قرآن سنت کے علاوہ کسی بھی موضوع کے ماہر نقاد کی بھی ہوسکتی ہے لیکن کوئی ایسی بات جو لوگوں کے درمیان مسلم ہو اس پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں یہ بات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کا مشرق سے نکلنا مغرب میں غروب ہونا اس کے لئے کسی دلیل وحوالہ کی ضرورت نہیں۔

**چھٹی خصوصیت:** یہ ہے کہ مقالہ میں حقائق کو غیر جانبدارانہ اور بے لاگ انداز میں پیش کیا گیا ہو اس لئے کہ تحقیق میں تاثر سے زیادہ ٹھوس حقائق کی اہمیت ہوتی ہے کسی رائے کی تردید کرتے ہوئے اسکالر کو تندو تلخ اور طنزیہ لہجہ اختیار نہیں کرنا چاہیے بعض حضرات نے متنازعہ شخصیات پر لکھتے ہوئے ان کے مخالفین کے لئے گھٹیا اور غیر معیاری زبان استعمال کی ہے جو خود ان کی اخلاقی پستی، پست جبلتی اور کم علمی کا نمونہ ہے بلکہ یہ تھیس اس قابل ہیں کہ ان پر متعلقہ یونیورسٹیز خود ایکشن لیتے ہوئے انہیں نا قابل اشاعت قرار دے دیں۔

اس لئے کہ علمی دنیا میں معیاری و مدلل تنقید لائق تحسین ہے اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے مگر تحقیق کی آڑ میں تخریب وتحقیر کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

**ساتویں خصوصیت:** یہ ہونی چاہیے کہ محقق حقائق و واقعات کے اخذ واکتساب میں حوالہ جات نقل کرتے ہوئے بخل سے کام نہ لے (۲۸) حوالہ دراصل اعتراف ہے اور صحت کی تصدیق کا ذریعہ بھی معروف ہندوستانی محقق ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں خیال رکھئے حواشی متن پر غالب نہ ہونے پائیں تشریحی نوٹس کم سے کم ہوں اور زیادہ سے زیادہ مختصر ہوں۔(۲۹)

## حواشی وحوالہ جات:

اس موقع پر میں حواشی کے حوالہ سے تفصیلی وضاحت کرنا چاہوں گا اس لئے کہ طلبہ کو زیادہ مشکل اسی میں پیش آتی ہے، حاشیہ عربی زبان کا لفظ ہے لسان العرب کے مطابق اس کی یہ تعریف کی گئی ہے کل شیئی اجانبه و طرفه (۳۰) یعنی متن کے اطراف وجوانب میں جو کچھ ہو وہ حاشیہ کہلائے گا، ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں نوٹ دو قسم کے ہوتے ہیں پہلی قسم مأخذ کی اطلاع دینے والے انہیں حوالہ کہا جاتا ہے دوسری قسم مأخذ پر تبصرہ کرنے والے اور معلومات میں اضافہ کرنے والے انہیں حاشیہ کہتے ہیں۔(۳۱) حقیقت یہ ہے کہ حاشیہ ایک کثیر الجہت لفظ ہے انگریزی میں اس کے لئے Border Margin اور Foot Notes

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ (۳۲)

حاشیہ میں مزید مأخذ یا متن کی عبارت کی وضاحت یا مذکورہ شخص کا تعارف یا قاری کو اسی پہلو پر مزید تفصیل کے لئے اسی کتاب کے کسی اور حصہ کی طرف رجوع کرنے کے لئے رہنمائی کی جاتی ہے۔ (۳۳) جہاں تک حوالہ جات کا تعلق ہے یہ ہر صفحہ کے نیچے آنے چاہئیں کمپیوٹر کے نئے پروگرام میں بھی یہ سہولت موجود ہے ہر فصل یا باب کے جملہ حواشی فصل یا باب کے اختتام پر بھی منسلک کئے جاسکتے ہیں دونوں صورتوں میں حوالہ وحوشی کے نمبر مسلسل شمار کئے جائیں ہر صفحہ کے حواشی نمبر الگ الگ نہ ڈالیں جائیں۔

حوالہ دیتے ہوئے پہلے مصنف کے نام کا آخری حصہ لکھئے پھر بقیہ نام اس کے بعد کتاب کا نام پھر مقام اشاعت اس کے بعد ملک کا نام پھر ناشر کا نام آخر میں سنہ طباعت اس کے بعد کتاب کی جلد اور متعلقہ صفحہ لکھیں مثلاً:

ابو سلیمان، الدکتور عبد اللہ ابراہیم/ کتابۃ البحث العلمی صیاغۃ جدیدۃ/ جدۃ سعودی عرب، دار الشروق ۱۹۹۲ء/ ج ۱، ص ۵

اگر مصنف کا نام صرف دو حرفی ہو مثلاً عبد اللہ تو اسے اسی طرح لکھا جائے گا البتہ اس کے ساتھ اگر کوئی لقب مثلاً مولانا یا ڈاکٹر لکھا ہو تو اسے کومہ کے بعد لکھ دیں گے، جیسے عبد اللہ، الدکتور۔ اگر کتاب کی صرف ایک ہی جلد ہو تو صرف صفحہ نمبر لکھا جائے گا۔

حوالہ کی ایک آسان صورت یہ ہے کہ مصنف کا نام کتاب پر جس طرح لکھا ہو بعینہ اسی طرح لکھ کر بقیہ تفصیل مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق لکھیں اس لئے کہ طلبہ کے لئے دو حرفی اور سہ حرفی نام کی شناخت یا کنیت وتخلص کی شناخت پریشانی کا سبب بنتی ہے اور کوئی واضح اصول اس کا حل پیش کرنے سے قاصر ہے بلکہ بعض ناموں کے ساتھ تین تین نسبتیں ہوتی ہیں مثلاً مولانا ظفر احمد عثمانی، تھانوی، دیوبندی۔ طالب علم حیران ہوتا ہے کہ کون سی نسبت سرنیم میں رکھے اس حوالہ سے شہرت بھی کوئی واضح اصول فراہم نہیں کرتی ہے البتہ انگریزی ناموں میں یہ مشکل کم پیش آتی ہے وہاں سرنیم (نام کا آخری حصہ) کا لحاظ رکھا جائے تو بہتر ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اگر کسی کتاب کے دو یا تین مصنف ہوں تو تینوں کا نام اسی ترتیب سے لکھا جائے مثلاً محمد حامد ومحمد عطیہ واسماعیل، فی علم النفس لکھ کر بقیہ تفصیل حسب سابق لکھیں۔ (۳۴) اگر اس سے زیادہ ہوں تو کتاب جس کے نام سے مشہور ہے صرف اسی کا نام لکھ دیں مثلاً احمد الاسکندری و دیگر المنتخب من أدب العربی/ ج ۱، ص ۹۴۔ (۳۵) یہ اصول پہلی دفعہ جب کسی کتاب کا ذکر کیا جائے تو جاری ہوگا جب دوبارہ اسی کتاب سے حوالہ دینا ہو تو زیادہ بہتر صورت یہ ہے کہ مصنف کا کا نام یا سرنیم اور کتاب کا نام مع صفحہ دے دیں لیکن اگر صرف کتاب کا نام مع صفحہ دے دیا تو یہ بھی درست کہا جائے گا مثلاً أحمد الاسکندری/ المنتخب من ادب العربی/ ج ۱، ص ۲۵ یا المنتخب من ادب العربی/ ج ۱، ص ۱۲۵ اگر ایک دفعہ حوالہ دینے کے بعد دوبارہ اسی جگہ اسی کتاب سے حوالہ دینا ہو تو صرف ایضاً لکھ کر جلد اور صفحہ لکھ دیں۔ (۳۶)

اگر کسی ایسی کتاب سے اقتباس لیا ہو جو کسی اور زبان سے ترجمہ شدہ ہو تو اس کا حوالہ دیکر مترجم کا نام لکھ دینا چاہیے مثلاً:

آدم متز: الحضارۃ الاسلامیۃ فی القرن الرابع الہجری/ ج ۱، ص ۱۹۲ عربی سے ترجمہ محمد عبدالہادی۔ اگر کسی کتاب میں کوئی پیراگراف مصنف نے کسی اور کتاب کا دیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس پیراگراف کو اصل کتاب سے ٹیلی کر کے لیا جائے لیکن اگر وہ اصل کتاب دستیاب نہ ہو تو حوالہ اس طرح لکھا جائے گا۔

ابن الجوزی مرآۃ الزمان/ ج ۸، ص ۲۲۷ سے جورجیس عواد۔ نے اپنی خزائن الکتب القدیمۃ فی العراق میں بیان کیا ہے/ ص ۱۵۵۔ (۳۷)

اگر حوالہ کسی مخطوطہ کا دینا ہو تو اس طرح لکھیں گے۔

ابن حجر/ رفع الاصر عن قضاۃ المصر/ ص ۲۹۵/ مخطوط، دار الکتب المصریہ نمبر ۱۰۵ تاریخ ۱۹۳۵ء

اقتباس جتنے صفحات سے لیا گیا ہو ان سب کا حوالہ دیں مثلاً ج ۱، ص ۲۵۔ ۲۸ (۳۸)

اگر حوالہ کسی رسالہ کا دیا جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے پہلے مقالہ کا عنوان پھر مقالہ نگار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کا نام اس کے بعد رسالہ کا نام پھر جلد نمبر شمارہ نمبر اس کے بعد بریکٹ میں رسالہ کی تاریخ اشاعت لکھیں آخر میں صفحہ نمبر لکھیں۔(۳۹) مثلاً:

پہلی سیرت انسائیکلو پیڈیا/ مقالہ نگار: مفتی محمد نعیم/ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل/ ج۱، شمارہ۱(فروری تا جولائی ۲۰۰۵ء)/ص ۲۵۷۔(۴۰)

اگر حوالہ کسی لغت کا دینا ہو تو مادہ کا ذکر کر کے لغت کا نام لکھ دینا چاہئے۔(۴۱) مثلاً مادہ سول فرہنگ/ آصفیہ/ ج۲، ص۱۰ (جلد و صفحہ بھی دیا جائے تو بہتر ہے)

## خلاصہ

مقالہ کے اختتام پر ایک خلاصہ اردو اور انگریزی میں ہونا چاہئے جس میں ہر باب اور فصل میں جو خلاصہ بحث ہے اسے ابواب کی ترتیب سے چند چند سطروں میں بیان کیا جانا چاہئے، تاکہ مختصر وقت میں مقالہ کا جائزہ لیا جا سکے جو اردو سے واقف نہ ہو وہ انگریزی سے استفادہ کر لے۔

## کتابیات:

مقالہ کا آخری حصہ کتابیات پر مشتمل ہوتا ہے، کتابیات ہر زبان کی الگ الگ ہونی چاہئے مثلاً اردو کتابیات، عربی کتابیات، انگریزی کتابیات، مخطوطات، رسائل و جرائد، آڈیو ویڈیو وغیرہ۔

کتابیات ابجدی ترتیب (ڈکشنری کے اصول) پر ہونی چاہئے۔

## اشاریہ سازی:

مقالات پر اشارے بھی لگائے جاتے ہیں اور یہ اشارے مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

سب سے آخر میں مقدمہ تحریر کرنا چاہئے تاکہ مطالعہ کرنے والے پہلی نگاہ میں بھرپور متاثر ہوں۔

یہ مختصر معلومات ریسرچ اسکالرز کے لئے تحریر کر دی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



تفصیلی استفادہ کے لئے میری ترجمہ شدہ شلبی کی کتاب کیف تکتب بحثا او رسالۃ دراسۃ منہجیۃ سے استفادہ کیا جائے۔

## حواشی وحوالہ جات


۱۔ محفوظ عزام/ الموضوعیۃ فی البحث العلمی/ الدراسات الاسلامیۃ/ مجمع البحوث اسلامیۃ الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ اسلام آباد جنوری۔ مارچ ۱۹۹۶ء/ص ۹۴

۲۔ الخطیب، الدکتور محمد عجاج/ لمحات فی المکتبۃ والبحث والمصادر دمشق، شام کلیۃ الشریعۃ جامعۃ دمشق ۱۹۷۱ء/ص ۸۸

۳۔ ایضاً

۴۔ عقیلہ شاہین، ڈاکٹر/ تحقیق، ادبی تحقیق اور شعبہ اردو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور/ قومی زبان (ماہنامہ) کراچی، اکتوبر ۱۹۹۴ء/ص ۵۸

۵۔ صدیقی، ڈاکٹر نورالاسلام/ ریسرچ کیسے کریں؟/ نئی دہلی انڈیا۔ شاد پبلی کیشنز ۱۹۹۰ء/ص ۱۔۲ پر تفصیل ملاحظہ کریں۔

6. Robert Ross, Research, an Interoduction- Newyork. London. Barnes and noble Books. 1974. P.4

7. Sheridan Baker, The Practical stylist. NewYork London, Thomasyc Romwell co. 1977. P. 85

۸۔ نجم السلام، ڈاکٹر/ تحقیق کی چند تعریفات/ تحقیق (ششماہی) سندھ یونیورسٹی جامشورو/ ج ۱، ش ۲، (اکتوبر ۱۹۸۸ء)/ص ۳۷۲

۹۔ الموضوعیۃ فی البحث العلمی/ الدراسات الاسلامیۃ (جنوری مارچ ۱۹۹۶ء)/ص ۹۸

۱۰۔ عقیلہ شاہین، ڈاکٹر/ تحقیق، ادبی تحقیق اور شعبہ اردو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور/ قومی زبان (اکتوبر ۱۹۹۳ء)/ص ۶۰

۱۰۔ شلبی، دکتور احمد/ کیف تکتب بحثا او رسالۃ دراسۃ منہجیۃ/ قاہرہ، مصر مکتبۃ النہضۃ المصریۃ ۱۹۷۴ء/ص ۱۳۳

۱۱۔ لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ جس یونیورسٹی میں جو طریقہ رائج ہو وہ اختیار کرلیا جائے اور مقالہ کا عنوان اگر ایک لائن میں آئے تو زیادہ بہتر ہے ورنہ پہلی لائن بڑی دوسری اس سے چھوٹی تیسری اس سے چھوٹی رکھیں۔ عنوان ہمیشہ جامع ومختصر ہو اور ایسا عنوان رکھا جائے جو موضوع کی


© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



وضاحت کے ساتھ حد بندی بھی کرتا ہو اور کام کے طریقہ کار کی وضاحت کے لئے ''تقابلی مطالعہ۔ تنقیدی مطالعہ۔ تجزیاتی مطالعہ اور تاریخی مطالعہ'' کے جملہ کا اضافہ کر دینا چاہئے مزید تفصیل کے لئے دیکھئے پروفیسر عبدالستار دلوی، مقالہ کی پیش کش مشمولہ اردو میں اصول تحقیق ڈاکٹر ایم سلطانہ بخش/ ورڈ ویژن پبلشرز بلیو ایریا اسلام آباد ۱۹۹۵ء/ ج ا، ص ۲۴۴۔۲۴۵

۱۲۔ عمار بوحوش، الدکتور والدکتور۔ محمد محمود الذنیبات/ مناہج البحث العلمی اسس واسالیب/ الزرقاء الاردن مکتبۃ المنار ۱۹۸۹ء/ ص ۱۷۳۔

۱۳۔ ایضاً/ ص ۱۷۴۔ اس کے علاوہ ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ فہرست مضامین کے علاوہ کوئی فہرست نہیں دی جاتی دیگر فہارس اشاریہ کی صورت میں آخر میں منسلک کر دی جاتی ہے۔

۱۴۔ سروہی، محمد اسلم/ معیاری تحقیقی مقالے کی خصوصیات/ قومی زبان (ماہنامہ) کراچی (دسمبر ۱۹۹۸ء)/ ص ۶۷

۱۵۔ عمار بوحوش، الدکتور/ منہاج البحث العلمی اُسس واسالیب/ ص ۱۷۵

۱۶۔ دلوی، پروفیسر عبدالستار/ مقالہ کی پیش کش مشمولہ اردو میں اصول تحقیق/ ج ا، ص ۲۴۷

۱۷۔ فتح پوری، ڈاکٹر فرمان/ ابجدی ترتیب کا مسئلہ مشمولہ اردو میں فنی تدوین/ ڈاکٹر ایم ایس ناز/ اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ۱۹۹۱ء/ ص ۱۲۸

۱۸۔ ایک صورت یہ بھی اختیار کی جاسکتی ہے کہ مقدمہ کے صفحات شمار کرنے کے لئے انگریزی ہندسہ اور تھیسس کے صفحات شمار کرنے کے لئے اردو یا عربی کے ہندسہ استعمال کئے جائیں۔

۱۹۔ دلوی، پروفیسر عبدالستار/ مقالہ کی پیش کش مشمولہ اردو میں اصول تحقیق/ ج ا، ص ۲۵۳

۲۰۔ شلبی/ کیف تکتب بحثا اور سالۃ/ ص ۷۸

۲۱۔ سروہی، محمد اسلم/ معیاری تحقیقی مقالے کی خصوصیات قومی زبان کراچی دسمبر ۱۹۹۸ء/ ص ۶۷

۲۲۔ شلبی/ کیف تکتب بحثا اور سالۃ/ ص ۸۲

۲۳۔ ایضاً/ ص ۸۴

۲۴۔ ایضاً/ ص ۸۵

۲۵۔ گیان چند، ڈاکٹر/ تحقیق کا فن/ اسلام آباد مقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۴ء/ ص ۳۰۰

۲۶۔ دلوی، عبدالستار/ مقالہ کی پیش کش مشمولہ اردو میں اصول تحقیق/ ج ا، ص ۵۹

۲۷۔ شلبی/ کیف تکتب بحثا اور سالۃ/ ص ۹۶ اور ص ۹۸

۲۸۔ سروہی، محمد اسلم/ معیاری تحقیقی مقالہ کی خصوصیات قومی زبان دسمبر ۱۹۹۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



۲۹۔ گیان چند، ڈاکٹر/تحقیق کا فن/ص ۳۰۴

۳۰۔ محمد طفیل، ڈاکٹر/ حاشیہ نگاری مشمولہ اردو میں فنی تدوین/ص ۳۰۳

۳۱۔ تحقیق کا فن/ص ۳۰۴

۳۲۔ شاہدہ یوسف/تحقیقی عمل میں حواشی وتعلیقات کا مقام قومی زبان ستمبر ۱۹۹۶ء/ص ۲۳

۳۳۔ محمد طفیل۔ ڈاکٹر/ حاشیہ نگاری مشمولہ اردو میں فنی تدوین/ص ۳۰۷۔۳۰۹۔

۳۴۔ شبلی/ کیف تکتب بحثا اور رسالۃ/ص ۱۰۶ پر مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۳۵۔ ایضاً/ص ۱۰۶

۳۶۔ ایضاً/ص ۱۰۷

۳۷۔ ایضاً/ص ۱۰۸

۳۸۔ ایضاً/ص ۱۱۰

۳۹۔ ایضاً/ص ۱۰۸

۴۰۔ رسالہ کا حوالہ دینے کا جو اصول شبلی نے دیا ہے میں اسے اختلاف رکھتا ہوں اس لئے کہ مصنف کا نام آغاز میں دینے کی جو روایت تھی وہ ٹوٹ ہی ہے رسالہ پر میں نے ششماہی کے لفظ کا اضافہ کیا ہے شبلی نے فقط رسالہ کا نام دینے کا مشورہ دیا ہے، جس سے یہ واضح نہیں ہوتا یہ رسالہ ماہنامہ ہے یا ششماہی وغیرہ مقام اشاعت جو کہ کتابوں کے حوالہ میں لازمی دیا جاتا تھا یہاں نہیں دیا گیا ہے۔

۴۱۔ گیان چند، ڈاکٹر/تحقیق کا فن/ص ۳۱۲، لیکن میرا خیال ہے جلد اور صفحہ نمبر بھی دے دینا چاہئے۔

۴۲۔ تحقیق میں اشاریہ سازی کی اہمیت/ شاہدہ یوسف/ ماہنامہ قومی زبان (ستمبر ۱۹۹۷ء)/ص ۱۵۔۱۴

۴۳۔ تحقیق نامہ لاہور شعبہ اردو گورنمنٹ کالج ۱۹۹۲ء/ص ۱۹۲ بحوالہ بالا

۴۴۔ ایضاً/ بحوالہ گیان چند تحقیق کا فن/ص ۳۴۸

© rasailojaraid.com